وَاتَّخَذُوٓا اٰیٰتِیۡ وَرُسُلِیۡ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

کی ہنسی اڑائی تھی تو عذاب دوزخ اس کا (لازمی) نتیجہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
کَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

(١٠٧) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے۔

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

(١٠٨) وہ ہمیشہ ان میں رہے گے، کبھی نہیں چاہیں گے کہ اپنی جگہ بدلیں۔

قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ
لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیۡ
وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

(١٠٩) (اے پیغمبر!) اعلان کر دے: اگر میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کے لیے دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا، مگر میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ اگر ان سمندروں کا ساتھ دینے کے لیے ویسے ہی سمندر اور بھی پیدا کر دیں، جب بھی وہ کفایت نہ کریں۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ
اِلٰـهُکُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا
لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا
یُشۡرِکۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع ١٢ ٩ ٢

(١١٠) (نیز) کہہ دے: "میں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوں کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔ البتہ اللہ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں"۔ پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے، چاہیے کہ اچھے کام انجام دے اور اپنے پروردگار کی بندگی میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرے (بس اس کے سوا میری کوئی پکار نہیں۔!)

آیاتها ٩٨ (١٩) سُوۡرَةُ مَرۡیَمَ مَکِّیَّةٌ (٤٤) رکوعاتها ٦

سورۃ مریم مکی ہے اس میں اٹھانوے آیات اور چھ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کٓهٰیٰعٓصٓ ﴿١﴾

(١) کاف، ہا، یا، عین، صاد۔

ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَهٗ زَکَرِیَّا ﴿٢﴾

(٢) (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر جو مہربانی کی تھی، یہ اس کا بیان ہے۔

اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ﴿٣﴾

(٣) جب ایسا ہوا تھا کہ زکریا نے چپکے چپکے اپنے پروردگار کو پکارا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ
وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّلَمۡ اَکُنۡۢ
بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿٤﴾

(٤) اس نے عرض کیا: پروردگار! میرا جسم کمزور پڑ گیا ہے، میرے سر کے بال بڑھاپے سے بالکل سفید ہو گئے۔ خدایا! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے تیری جناب میں دعا کی ہو اور محروم رہا ہوں۔

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۙ﴿۵﴾

(۵) مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے (کہ نہیں معلوم وہ کیا کریں) اور میری بیوی بانجھ ہے (اس لیے بظاہر حالات اولاد کی امید نہیں) پس تو اپنے خاص فضل سے مجھے ایک وارث بخش دے۔

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾

(۶) ایسا وارث جو میرا بھی وارث ہو، اور خاندان یعقوب (کی برکتوں) کا بھی۔ اور پروردگار! اسے ایسا کر دیجیو کہ (تیرے اور تیرے بندوں کی نظر میں) پسندیدہ ہو۔"

یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾

(۷) (اس پر حکم ہوا) "اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی (پیدائش کی) خوش خبری دیتے ہیں اس کا نام یحیٰی رکھا جائے۔ اس سے پہلے ہم نے کسی کے لیے یہ نام نہیں ٹھہرایا ہے۔"

قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾

(۸) زکریا نے (متعجب ہو کر) کہا: پروردگار! میرے یہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے! میری بیوی بانجھ ہو چکی اور میرا بڑھاپا دور تک پہنچ چکا۔"

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ﴿۹﴾

(۹) ارشاد ہوا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے، کچھ مشکل نہیں۔ میں نے اس سے پہلے خود تجھے پیدا کیا حالانکہ تیری ہستی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿۱۰﴾

(۱۰) اس پر زکریا نے عرض کیا: خدایا میرے لیے (اس بارے میں) ایک نشانی ٹھہرا دے۔ فرمایا "تیری نشانی یہ ہے کہ تین رات لگاتار لوگوں سے بات نہ کر۔"

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿۱۱﴾

(۱۱) پھر وہ قربان گاہ سے نکلا اور اپنے لوگوں میں آیا (جو حسب معمول اس کا انتظار کر رہے تھے)۔ اس نے (زبان نہ کھولی) اشارے سے کہا: صبح و شام خدا کی پاکی وجلال کی صدائیں بلند کرتے رہو!۔

یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۙ﴿۱۲﴾

(۱۲) (خدا کا حکم ہوا) اے یحیٰی کتاب الٰہی کے پیچھے مضبوطی کے ساتھ لگ جا کیوں کہ وہ خوش خبری کے مطابق پیدا ہوا اور بڑھا۔ چنانچہ وہ ابھی لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اسے علم و فضیلت بخش دی۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾

(۱۳) نیز اپنے فضلِ خاص سے دل کی نرمی اور نفس کی پاکی عطا فرمائی۔ وہ پرہیزگار۔

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

(۱۴) اور ماں باپ کا خدمت گزار تھا، سخت گیر اور نافرمان نہ تھا۔

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع ۱۵

(۱۵) اس پر سلام ہو (یعنی سلامتی ہو) جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرا اور جس دن پھر زندہ اٹھایا جائے گا۔

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ
مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور (اے پیغمبر!) کتاب میں مریم کا معاملہ بیان کر۔ اس وقت کا معاملہ جب وہ ایک مکان میں کہ پورب کی طرف تھا، اپنے گھر کے آدمیوں سے الگ ہوگئی۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ
اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾

(۱۷) پھر اس نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کرلیا۔ پس ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور وہ ایک بھلے چنگے آدمی کے روپ میں نمایاں ہوگیا۔

قَالَتْ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ
كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

(۱۸) مریم (اسے دیکھ کر گھبرا گئی، وہ) بولی: اگر تو نیک آدمی ہے تو خدائے رحمٰن کے نام پر تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ
غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

(۱۹) فرشتے نے کہا: میں تو تیرے پروردگار کا فرستادہ ہوں اور اس لیے نمودار ہوا ہوں کہ تجھے ایک پاک فرزند دے دوں۔

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ
بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

(۲۰) مریم بولی: ''یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لڑکا ہو۔ حالانکہ کسی مرد نے مجھے چھوا نہیں اور نہ میں بدچلن ہوں۔''

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ
وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾

(۲۱) فرشتے نے کہا: ہوگا ایسا ہی۔ تیرے پروردگار نے فرمادیا کہ یہ میرے لیے کچھ مشکل نہیں۔ وہ کہتا ہے۔ یہ اس لیے ہوگا کہ اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنادوں اور میری رحمت کا اس میں ظہور ہو۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کا ہونا طے پاچکا۔

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾

(۲۲) پھر اس ہونے والے فرزند کا حمل ٹھہر گیا۔ وہ (اپنی یہ حالت چھپانے کیلئے) لوگوں سے الگ ہوکر دور چلی گئی۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ

(۲۳) پھر اسے دردِ زہ (کا اضطراب) کھجور کے ایک درخت کے نیچے لے

قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾	گیا (اور وہ اس کے تنے کے سہارے بیٹھ گئی) اس نے کہا: کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی۔ میری ہستی لوگ یک قلم بھول گئے ہوتے!
فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾	(۲۴) اس وقت (ایک پکارنے والے فرشتے نے) اسے نیچے سے پکارا: (یعنی نخلستان کے نشیب سے پکارا) غمگین نہ ہو۔ تیرے پروردگار نے تیرے تلے ایک بڑی ہستی پیدا کر دی ہے۔
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾	(۲۵) تو کھجور کے درخت کا تنا پکڑ کے اپنی طرف ہلا۔ تازہ اور پکے ہوئے پھلوں کے خوشے تجھ پر گرنے لگیں گے۔
فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾	(۲۶) کھا پی (اپنے بچے کے نظارے سے) آنکھیں ٹھنڈی کر (اور سارا غم و ہراس بھول جا) پھر اگر کوئی آدمی نظر آجائے (اور پوچھ گچھ کرنے لگے) تو اشارے سے کہہ دے: میں نے خدائے رحمان کے حضور روزے کی منت مان رکھی ہے۔ میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی''۔
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾	(۲۷) پھر (ایسا ہوا کہ) وہ لڑکے کو ساتھ لے کر اپنی قوم کے پاس آئی۔ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ لوگ (دیکھتے ہی) بول اٹھے مریم! تو نے بڑی ہی عجیب بات کر دکھائی!
يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾	(۲۸) اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا، نہ تیری ماں بدچلن تھی (یہ تو کیا کر بیٹھی!)
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾	(۲۹) اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ تمہیں بتلا دے گا حقیقت کیا ہے) لوگوں نے کہا: بھلا اس سے ہم کیا بات کریں جو ابھی گود میں بیٹھنے والا بچہ ہے''۔
قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾	(۳۰) (مگر) لڑکا بول اٹھا میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔
وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾	(۳۱) اس نے مجھے بابرکت کیا، خواہ میں کسی جگہ ہوں۔ اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں یہی میرا شعار ہو۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾

(۳۲) اس نے مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا، ایسا نہیں کیا کہ خودسر اور نافرمان ہوتا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾

(۳۳) مجھ پر اس کی طرف سے سلامتی کا پیام ہے۔ جس دن پیدا ہوا، جس دن مروں گا اور جس دن (پھر) اٹھایا جاؤں گا۔

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) یہ ہے مریم کے بیٹے عیسٰی کی سرگزشت، سچائی کی بات جس میں لوگ اختلاف کرنے لگے ہیں۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ ۭ

(۳۵) اللہ کے لیے کبھی یہ بات نہیں ہوسکتی کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ اس کے لیے پاکی ہو۔ (وہ کیوں مجبور ہونے لگا کہ کسی فانی ہستی کو اپنا بیٹا بنائے؟) اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کوئی کام کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو بس حکم کردیتا ہے کہ ہوجا! اور اس کا حکم کرنا ہی ہوجانا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور (مسیح کی تو ساری پکار یہ تھی): بلاشبہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ پس اسی کی بندگی کرو۔ یہی (سچائی کا) سیدھا راستہ ہے۔"

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

(۳۷) مگر پھر اس کے بعد مختلف فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ تو جن لوگوں نے حقیقت حال سے انکار کیا، ان کی حالت پر افسوس! اس دن کے منظر پر افسوس جو (آنے والا ہے اور جو) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

(۳۸) جس دن یہ ہمارے حضور حاضر ہوں گے، اس دن ان کے کان کیسے سننے والے اور ان کی آنکھیں کیسی دیکھنے والی ہوں گی! لیکن آج کے دن ان ظالموں کا کیا حال ہے؟ آشکارا گمراہی میں کھوئے ہوئے۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ وقف لازم

(۳۹) اور اے پیغمبر! انہیں اس (آنے والے) دن سے بھی خبردار کردے جو بڑا ہی پچھتانے کا دن ہوگا اور جب ساری باتوں کا فیصلہ ہوجائے گا۔ اس وقت تو یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور (اس بات پر) یقین لانے والے نہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع ۵/۲

(۴۰) ہم ہی زمین کے (بالآخر) وارث ہوں گے اور ان تمام لوگوں کے بھی جو زمین پر بسے ہوئے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

(۴۱) اور (اے پیغمبر!) الکتاب میں ابراہیم کا ذکر کر۔ یقیناً وہ مجسم سچائی تھا اور اللہ کا نبی تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾

(۴۲) اس وقت کا ذکر، جب اس نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ! تو کیوں ایک ایسی چیز کی پوجا کرتا ہے جو نہ تو سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے، نہ تیرے کسی کام آسکتی ہے۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

(۴۳) اے میرے باپ! میں سچ کہتا ہوں۔ علم کی ایک روشنی مجھے مل گئی ہے جو تجھے نہیں ملی۔ پس میرے پیچھے چل، میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں گا۔

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

(۴۴) اے میرے باپ! شیطان کی بندگی نہ کر۔ شیطان تو خدائے رحمان سے نافرمان ہو چکا۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

(۴۵) اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو خدائے رحمان کی طرف سے کوئی عذاب تجھے آ لگے اور تو شیطان کا ساتھی ہو جائے۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

(۴۶) باپ نے (یہ باتیں سن کر) کہا: ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ یاد رکھ! اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا۔ اپنی خیر چاہتا ہے تو جان سلامت لے کر مجھ سے الگ ہو جا۔"

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾

(۴۷) ابراہیم نے کہا: اچھا! میرا سلام قبول ہو (میں الگ ہو جاتا ہوں) اب میں اپنے پروردگار سے تیری بخشش کی دعا کروں گا۔ وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

(۴۸) میں نے تم سب کو چھوڑا، اور انہیں بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو۔ میں اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں۔ امید ہے اپنے پروردگار کو پکار کے میں محروم ثابت نہیں ہوں گا۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

(۴۹) پھر جب ابراہیم ان لوگوں سے اور ان سب سے جن کی اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے، الگ ہو گیا، تو ہم نے (اس کی نسل میں برکت دی اور) اسے اسحاق اور (اسحاق کا بیٹا) یعقوب عطا فرمایا۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے

نبوت دی تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝٥٠
(۵۰) اور اپنی رحمت کی بخشش سے سرفراز کیا تھا، نیز ان سب کے لیے سچائی کی صدائیں بلند کردیں (جو کبھی خاموش ہونے والی نہیں)۔

ع ۳

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝٥١
(۵۱) اور (اے پیغمبر!) کتاب میں موسیٰ کا ذکر کر، بلاشبہ وہ ایک بندہ خاص اور فرستادہ نبی تھا۔

وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝٥٢
(۵۲) ہم نے اسے کوہ طور کی دھنی جانب سے پکارا اور (وحی کی) سرگوشیوں کے لیے اپنے سے قریب کیا۔

وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝٥٣
(۵۳) نیز اپنی رحمت سے (رفاقت و مددگاری کے لیے) ہارون عطا فرمایا کہ اس کا بھائی تھا اور نبی تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝٥٤
(۵۴) اور (اے پیغمبر!) الکتاب میں (یعنی قرآن میں) اسماعیل کا ذکر کر۔ بلاشبہ وہ اپنے قول کا سچا تھا اور (اللہ کا) فرستادہ نبی تھا۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝٥٥
(۵۵) وہ اپنے گھر کے لوگوں کو نماز و روزے کا حکم دیتا تھا اور وہ (اپنی ساری باتوں میں) اپنے پروردگار کے حضور پسندیدہ تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝٥٦
(۵۶) اور (اے پیغمبر!) کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کر۔ بلاشبہ وہ بھی سچائی مجسم اور نبی تھا۔

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٧
(۵۷) اور ہم نے اسے بڑے ہی اونچے مقام تک پہنچا دیا تھا۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ۝٥٨
(۵۸) یہ ہیں وہ لوگ جو ان نبیوں میں سے ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا۔ آدم کی نسل میں سے اور ان کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، نیز ابراہیم اور اسرائیل (یعنی یعقوب) کی نسل سے اور ان گروہوں میں سے جنہیں ہم نے راہ راست دکھائی اور (کامرانیوں کے لیے) منتخب کرلیا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدائے رحمان کی آیتیں انہیں سنائی جاتی تھیں تو بے اختیار سجدے میں گر جاتے تھے اور ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی تھیں۔

السجدة ٥

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا
(۵۹) لیکن پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے

الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

نماز (کی حقیقت) کھو دی اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ سو قریب ہے کہ ان کی سرکشی ان کے آگے آئے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾

(٦٠) ہاں جو کوئی باز آ گیا۔ ایمان لایا اور نیک عملی میں لگ گیا، تو بلاشبہ ایسے لوگوں کے لیے کوئی کھٹکا نہیں۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے حقوق میں ذرا بھی ناانصافی نہ ہوگی۔

جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾

(٦١) ہمیشگی کی جنت جس کا اپنے بندوں سے خدائے رحمان نے وعدہ کر رکھا ہے، اور وعدہ ایک غیبی بات کا ہے (جسے وہ اس زندگی میں محسوس نہیں کر سکتے، مگر) یقیناً اس کا وعدہ ایسا ہے جیسے ایک بات وقوع میں آ گئی۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

(٦٢) اس زندگی میں کوئی ناشائستہ بات ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی۔ جو کچھ سنیں گے وہ سلامتی ہی کی صدا ہوگی۔ وہاں صبح و شام ان کا رزق ان کے لیے برابر مہیا رہے گا۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

(٦٣) سو (دیکھو!) یہ جنت ہے جس کا ہم اسے وارث کر دیتے ہیں جو ہمارے بندوں میں سے متقی ہوتا ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

(٦٤) اور (فرشتے جنتی سے کہیں گے:) ہم (تمہارے پاس) نہیں آتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہے، جو کچھ ہمارے پیچھے گزر چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان ہوا، سب اسی کے حکم سے ہے اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بھول جانے والا ہو۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع ٧

(٦٥) آسمان اور زمین کا پروردگار اور ان سب کا پروردگار جو آسمان و زمین میں ہیں، سو (اے پیغمبر!) اسی کی بندگی کر اور اس کی بندگی کی راہ میں جو کچھ پیش آئے جھیلتا رہ۔ کیا تیرے جانتے کوئی دوسرا بھی اس کا ہم نام ہے؟ (یعنی اس جیسا ہے؟)۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

(٦٦) اور (حقیقت سے غافل) انسان کہتا ہے: ”جب میں مر گیا تو پھر کیا ایسا ہونے والا ہے کہ زندہ اٹھایا جاؤں؟

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن
قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾

(٦٧) اور (افسوس اس پر!) کیا انسان کو یہ بات یاد نہ رہی کہ ہم اسے پہلے پیدا کر چکے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

(٦٨) سو (اے پیغمبر!) تیرا پروردگار شاھد ہے کہ ہم ان سب کو اور ان کے ساتھ سارے شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے۔ پھر ان سب کو دوزخ کے گرد حاضر ہونے کا حکم دیں گے۔ زانوؤں پر گرے ہوئے۔

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ
عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

(٦٩) پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو (چن چن کر) الگ کر لیں گے (جو اپنی زندگی میں) خدائے رحمان سے بہت ہی سرکش تھے۔

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا
صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

(٧٠) اور پھر یہ بات بھی ہم ہی جاننے والے ہیں کہ کون دوزخ میں جانے کا زیادہ سزاوار ہے۔

وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ
حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

(٧١) اور (یاد رکھو!) تم میں کوئی نہیں جو اس منزل سے گزرنے والا نہ ہو۔ ایسا کرنا تمہارے پروردگار نے ضروری ٹھہرا لیا۔ یہ ایک طے شدہ فیصلہ ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ
فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

(٧٢) پھر ہم ایسا کریں گے کہ جو متقی ہیں انہیں نجات دے دیں، جو ظالم ہیں انہیں دوزخ میں چھوڑ دیں، گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ
الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

(٧٣) اور (دیکھو!) جب ہماری روشن آیتیں لوگوں کو سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کفر میں پڑے ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں "یہ تو بتلاؤ! ہم دونوں فریقوں میں کون ہے جو بہتر جگہ رکھتا ہے اور بہتر جمگھٹا؟"۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ
أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾

(٧٤) حالانکہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے جو ان سے کہیں بہتر ساز و سامان رکھتی تھیں اور ان سے کہیں بہتر ان کی نمود تھی۔

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ
الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا
يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ
فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ
جُندًا ﴿٧٥﴾

(٧٥) (اے پیغمبر!) تو کہہ دے: جو کوئی گمراہی میں پڑا تو خدائے رحمان کا قانون یہی ہے کہ اسے برابر ڈھیل دیتا جاتا ہے۔ وہ اسی حال میں رہے گا یہاں تک کہ اپنی آنکھوں سے وہ بات دیکھ لے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یعنی عذاب یا قیامت کی گھڑی۔ تو اس وقت اسے پتا چلے گا، کون تھا جس کی جگہ سب سے زیادہ بدتر ہوئی اور جس کا جتھا سب سے زیادہ بودا نکلا۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

(۷۶) اور جن لوگوں نے راہ پالی تو وہ ان پر اور زیادہ راہ کھول دیتا ہے (یعنی ان کی فلاح وسعادت بڑھتی ہی جاتی ہے)۔ اور تمہارے پروردگار کے حضور تو باقی رہنے والی نیکیاں ہی بہتر ہیں ثواب کے اعتبار سے بھی اور نتیجے کے اعتبار سے بھی۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾

(۷۷) (اے پیغمبر!) تو نے دیکھا اس آدمی کا کیا حال ہے جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا "خدا کی قسم! میں ضرور مال و دولت پاؤں گا۔ میں ضرور صاحب اولاد ہوں گا"۔

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

(۷۸) وہ جو ایسا کہتا ہے تو کیا اس نے غیب کو جھانک کے دیکھ لیا ہے یا خدا سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اسے ایسا کرنا ہی پڑے گا؟

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

(۷۹) ہرگز نہیں (ایسا کبھی نہیں ہو سکتا)۔ اچھا! وہ جو کچھ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے (یعنی اس کی یہ بات بھلائی نہیں جائے گی، اس کے آگے آئے گی) اور اس کے عذاب کی رسی لمبی کرتے جائیں گے۔

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

(۸۰) یہ جس مال و اولاد کا دعویٰ کرتا ہے (اگر اسے میسر بھی آجائے، تو بالآخر) ہمارے ہی قبضے میں آئے گا اور اسے تو ہمارے سامنے تن تنہا حاضر ہونا ہے!

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

(۸۱) اور ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا لیا ہے کہ ان کے مددگار ہوں۔

كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

ع ٥ ١٧ ٨

(۸۲)۔ لیکن ہرگز ایسا ہونے والا نہیں۔ وہ (قیامت کے دن) ان کی بندگی سے صاف انکار کر جائیں گے۔ وہ الٹے ان کے مخالف ہوں گے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾

(۸۳) (اے پیغمبر!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے، وہ انہیں برابر اکساتے رہتے ہیں۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾

(۸۴) پس تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر۔ (فیصلہ امر میں جو دیر ہو رہی ہے تو) یہ صرف اس لیے ہے کہ ہم ان کے دن گن رہے ہیں (قریب ہے کہ مقرر وقت ظہور میں آجائے)۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾	(۸۵) وہ دن کہ متقی انسانوں کو ہم اپنے حضور مہمانوں کی طرح جمع کریں گے۔
وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾	(۸۶) اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہنکائیں گے۔
لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾	(۸۷) (اس دن) شفاعت کرنا کرانا کسی کے اختیار میں نہ ہوگا ہاں! جس کسی نے خدا کے حضور سے وعدہ پالیا (تو وہ وعدہ ضرور اس کے کام آئے گا)۔
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾	(۸۸) اور ان لوگوں نے (یعنی عیسائیوں نے) کہا: ''خدائے رحمٰن نے اپنا ایک بیٹا بنا رکھا ہے''۔
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾	(۸۹) بڑی ہی سخت بات ہے جو تم گھڑ لائے ہو!
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾	(۹۰) قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے، زمین کا سینہ چاک ہو جائے، پہاڑ جنبش میں آکر گر پڑیں۔
أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾	(۹۱) کہ لوگ اللہ کے لیے بیٹا ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں!
وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾	(۹۲) اللہ کی یہ شان کب ہو سکتی ہے کہ اپنے لیے ایک بیٹا بنائے۔
إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾	(۹۳) آسمان اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ اسی لیے ہے کہ اس کے آگے بندگی کا سر جھکائے حاضر ہو۔
لَقَدْ أَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾	(۹۴) اس نے (اپنی قدرت سے) انہیں گھیر رکھا ہے اور (اپنے علم سے) ایک ایک کی ہستی گن رکھی ہے۔
وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾	(۹۵) قیامت کے دن سب اس کے حضور تن تنہا آکر کھڑے ہوں گے (کوئی ان کا ساتھی اور مددگار نہ ہوگا)
إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾	(۹۶) (اے پیغمبر!) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عملوں میں لگ گئے ہیں، یہ یقینی ہے کہ خدائے رحمان ان کے لیے (دلوں میں) محبت پیدا کر دے (یعنی لوگ ان کی طرف کھنچیں گے اور انہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے)۔
فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾	(۹۷) اسی غرض سے ہم نے قرآن تیری زبان (عربی) میں اتار کر آسان کر دیا کہ متقی انسانوں کو (کامیابی کی) خوشخبری دے دے اور جو گروہ سچائی کے مقابلے میں ہٹ کرنے والا اور اڑ جانے والا ہے اسے (انکار و سرکشی کے نتیجے

وقف لازم
وقف لازم

سے) خبردار کردے۔

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾

(۹۸) ان سرکشوں سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم نے (پاداش بدعملی میں) ہلاک کردیا۔ کیا ان میں سے کسی کی ہستی بھی اب تم محسوس کرتے ہو؟ کیا ان کی بھنک بھی سنائی دیتی ہے؟

ع ٦ ١٦

سورۃ طٰہٰ مکی ہے اس میں ایک سو پینتیس آیات اور آٹھ رکوع ہیں

(۲۰) سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (۴۵)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿۱﴾

(۱) طاہا (یعنی اے شخص مخاطب!)

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۙ﴿۲﴾

(۲) ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ رنج ومحنت میں پڑ۔

اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۙ﴿۳﴾

(۳) وہ تو اس لیے نازل ہوا ہے کہ جو (دل انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرنے والا ہے اس کے لیے نصیحت ہو۔ (جو ڈرنے والے نہیں، وہ کبھی اس کی صداؤں پر کان نہیں دھریں گے)۔

تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ؕ﴿۴﴾

(۴) یہ اس ہستی کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین پیدا کی اور بلندی کے آسمان۔

اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ﴿۵﴾

(۵) "الرحمان" کہ (جہاں داری کے) تخت پر متمکن ہے۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾

(۶) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے (یعنی زمین کے نیچے ہے) سب اسی کا ہے (اور اسی کے لیے ہے)

وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ﴿۷﴾

(۷) اور اگر تم پکار کے بات کہو تو (اس کی سماعت اس کی محتاج نہیں، کیوں کہ) وہ بھیدوں کا جاننے والا ہے، زیادہ سے زیادہ چھپے بھیدوں کا بھی۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ﴿۸﴾

(۸) وہی اللہ ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف وہی۔ اس کے لیے حسن وخوبی کے نام ہیں۔

وَهَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ۘ﴿۹﴾

(۹) اور (اے پیغمبر!) موسیٰ کی حکایت تو نے سنی؟

وقف لازم

اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ

(۱۰) جب اس نے (دور سے) آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا: